نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۵ جلد ۱۰

لودیانہ ۲ فروری سنہ ۱۸۸۲ع

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوب خان کے ہمراہ اسوقت چار ہزار سپاہی ہوگئے ہیں = امیر کابل نے اپنے سرحدی حکام کو لکھا ہی کہ ایوب خان سے خبردار رہو = حاکم جلال آباد کابل میں طلب کیا گیا ہی = **افغانستان** کے شمالی سردار امیر سے مخالف ہوگئے ہیں = **محمد جان** اور اسکے ہمراہیوں کے قتل کئے جانیکے باعث بعض بعض سردار امیر سے ناخوش ہیں = **میر بچہ** ابھی تک امیر کے ہاتھ نہیں آیا مگر اُسکے تعاقب میں ایک دستہ فوج کا گردآوری کر رہا ہی = **علی مسجد** پر سامان رسد امیر کابل کے واسطے جمع کیا جاتا ہی = **سر** رابرٹس صاحب ملک برہما کا دورہ کر رہے ہیں = **برہما** میں اگر جنگ ہوا تو مدراس احاطہ کی فوج سب سے پہلے جنگ پر جائیگی = **کلکتہ** میں جو کمیٹی تعلیم کے بارے میں ہونے والی ہی اُسمیں پنجاب احاطہ کی طرف سے حلقہ انبالہ کے صاحب انسپکٹر مدارس تشریف لیجاوینگے = **سرکار** ہند نے انڈین بحری افسروں کو حکم دیا ہی کہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کا ایک جہاز بطور احتیاط رنگون میں بھیجا جاوے = **امریکہ** میں ایک گدی دار بندوق ایجاد ہوئی ہی کہ جس سے شکاری کو چلاتے وقت دھکہ نہ لگیگا = **حضور** وایسرائے کے دربار رنگون میں ۳۰۰ مرد اور ۵۰ اعورتیں باشندہ برہما حاضر تھیں = **ایران** کے جنگی وزیر تجویز کر رہے ہیں کہ پھر اسٹریا سے معاہدہ کر کے واپس شدہ افسروں کو طلب کریں = **علاقہ** کلدجا میں سلمانوں نے چینی گورنمنٹ کے برخلاف چار ماہ میں دو دفعہ غدر کیا اور دو چینی

سپاہیوں کو مار ڈالا = **پولیس** پنجاب کے صاحب انسپکٹر کا ارادہ ہی کہ پولیس میں گولی کی کارتوسوں کی جگہہ چھرہ کے کارتوس جاری کریں = **سلطان** زنجبار نے اپنی سلطنت میں انسداد بردہ فروشی کے لئے کپتان مٹ صاحب کو انسپکٹر مقرر فرمایا ہی = **مصر** کی مردم شماری ۳ مئی سنہ ۱۸۸۲ کو ہوگی = **بمبئی** احاطہ میں سفر کی جھٹر جھاڑ جاری ہی = **ہندوستان** کی تمام ریلوں کو سال گذشتہ میں ۱۳ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی = **شملہ** میں کابلی لوگ بطرح لوٹ مچارہے ہیں = **سویز** میں سے ایک اور نہر کے کاٹنے کا انتظام ہو رہا ہی = **فرانس** نے ٹیونس میں اجرائے ریل کا ارادہ ظاہر کیا ہی = **خدیو** مصر سال گذشتہ کی نسبت اسسال دس لاکھ روپیہ زیادہ صیغہ جنگ میں خرچ کرینگے = **روم** نے حکم دیا ہی کہ فرانس کا فیگرو نامی اخبار روم کی سلطنت میں نہ آنے پاوے = **روسی** بحر شمالی میں جنگی جہازوں کو بڑھا رہے ہیں = **مراکو** میں مسلمانوں نے بغاوت شروع کر دی ہی = **کابل** اور ہندوستان کے درمیان ہنڈوی کا کام جاری ہوگیا ہی = **اسٹریا** اور رومینا کے درمیان رنجش پیدا ہوگئی ہی = **مویشیوں** کی بیماری پنجاب میں سخت زور پر ہی = **نیپال** اور انگریزی سرحد کی حد بندی از سر نو ہونیوالی ہی = **ہرات** اور قندھار کی سوداگری سرسبز ہوتی جاتی ہی = **فراموش** خان قندھار میں امیر کابل کی طرف سے سپہ سالار مقرر ہوا ہی = **روس** نے سلطان روم کو اپنے قرضہ کی بابت سخت دبایا ہی = **مدحت** پاشا کی نسبت حکم ہوا ہی کہ وہ عرب سے مع دیگر قیدیوں کے کسی اور جگہہ بھیجا جاوے = **زار** روس کے قتل کی سازش جو بڑے دن کو ہوئی تھی اُسکا بھید کھل گیا اور مجرم گرفتار ہوگئے = **اخبار** گرفک لنڈن کی ۵ لاکھ ہزار کاپی عیسے

فی کاپی کے حساب بڑے دنکو فروخت ہوئیں = **پونا** میں صنعتی قواعد کے لئے لشکر جمع ہوگا = **برہما** میں تقریب یادگار تشریف آوری حضور وایسرائے ہند ہر ایک قیدی کی میعاد میں ایک ماہ کی تخفیف ہوئی ہی = **افغانستان** کی فتح کے کچھ تمغے فوج میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ یہہ تمغے بہت خوشنما ہیں = **پرٹ** کے صاحب کمشنر کی تجویز ہی کہ ہر شہر میں سانبھر کے نمک کے گودام قایم ہوں جس سے خاص و عام کو فایدہ پہونچے = **محمد حیات خان** کا مقدمہ اب ہائیکورٹ میں رجوع ہونیوالا ہی = **امیر احمد خان** تخت کابل کی طرف سے سفیر ہوکر ہندوستان میں آئے ہیں = **بدخشان** سے کچھ افغان کاشغر کو گئے ہیں اور چینی افسر سے درخواست کی کہ تم بدخشان میں آکر حکومت کرلو = **شاہ یونان** نے ایک مراسلہ سلاطین یورپ کے پاس بدیں مراد روانہ کیا ہی کہ یونانی ڈاکخانے ٹرکی سلطنت میں پھر جاری کئے جاویں اور ہمارے حقوق کی حفاظت ہو = **مکہ** کے شریف نے اب خاص طور سے دعوی کیا ہی کہ اسلام کا خلیفہ میں ہوں = **چین** نے اپنے فوجی افسروں کو تاکید حکم دیا ہی کہ تمام سامان حرب تیار رکھو = **قندھار** کے سرداروں نے امیر سے درخواست کی ہی کہ ہماری حفاظت کیواسطے زیادہ فوج یہاں رکھی جاوے = **کاشغر** سے امسال اسباب تجارتی ہندوستان کی طرف بہت کم آیا ہی = **کشمیر** میں اسقدر برف باری ہو رہی ہی کہ جس سے چند سپاہی فوت ہوگئے ہیں = **تبت** کے علاقہ میں چین کی مخالفت پر بڑا تردد ہو رہا ہی = **ریاست** بھوپال کا بندوبست پھر شروع ہونیوالا ہی = **ضلع** سہارنپور میں نہ معلوم کس

نور افشاں

ـــــ ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہیں کہ اخبار لکھنؤ ٹیمنس جو عرصہ ۵ سال سے لکھنؤ میں امریکن مشن کیطرف سے جاری تھا وہ فروری سے بند ہو جائیگا۔ بند ہونے کا یہہ باعث ہی کہ ولایت سے یہہ حکم آیا ہی کہ یہہ اخبار بند کیا جاوے۔ اس حکم کا سبب معلوم نہیں مگر ہماری دانست میں ولایت والوں سے اس معاملہ میں ایک بڑی بھاری غلطی واقع ہوئی۔ کیونکہ زمانہ حال میں کلام کی بشارت کرنے میں اخبار ایک بڑا بھاری وسیلہ ہو۔ چنانچہ ہمارے خیال میں میتھوڈسٹ مشن کا دہنا ہاتھ کٹ گیا۔ مگر شکر کی بات ہی کہ ڈاکٹر تھیبو برن صاحب اچھے حکیم کی طرح پیش آئے اور اس کٹے ہوئے ہاتھ کو اٹھا کر پھر جوڑنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یکم فروری سے اخبار موصوف ایک جدید یعنے انڈین ٹیمنس کے نام سے جاری ہوگا اور یوں وہ فایدہ جو کہ لکھنؤ ٹیمنس کے وسیلہ سے ہمکو ملتا رہا ہی تو وہ ملیگا +

ـــــ کچھ عرصہ ہوا کہ شہر بمبئی میں فرقہ تھیوسافٹ نے اپنا سالانہ جلسہ کیا اور ایک صاحب جنکا نام ڈی۔ ایم بنیٹ صاحب ساکن شہر بوسٹن ملک امریکہ کو پیش کیا جنہوں نے اپنی تقریر میں دین عیسوی و پادریوں کی خوب تحقیر کی۔ اور سامعین خوش ہو ہو کر تالیاں بجاتے رہے۔ تھوڑے دن بعد امریکہ کے ایک مشہور فلاسفر یعنے پادری جوزف کک صاحب بمبئی آئے اور چند بار لکچر دیا۔ صاحب موصوف نے اپنے ایک لکچر کے اختتام پر اہل تھیوسافٹ کی خبر لی۔ خلاصہ جسکا یہہ ہی کہ اول تو سوسائٹی تھیوسافٹ امریکہ میں حقیر شمار کیجاتی ہی کیونکہ فرقہ مذکور میں کوئی نامی شخص داخل نہیں ہوا۔ ۲۔ اس سوسائٹی کا اعتقاد اہل سپرچوالسٹ کا ایک فرقہ تصور ہو سکتا ہی۔ جنکا دعوی کہ ہم مُردوں کی روحوں کے ساتھ بات چیت کرتے اور مخفی قدرتوں کا اختیار رکھتے ہیں کسی عالم کے نزدیک ثبوت تک نہیں پہونچا۔ ۳۔ انکی فلاسفی کا یوں بیان کیا کہ ایک جال ہی جو کہ مکڑی کے جالی کے تانے اور چاند کی روشنی کے بانے سے بنا ہوا ہی۔ ۴۔ بنیٹ صاحب کی بابت بیان کیا کہ یہہ شخص ابھی جیل خانہ سے چھوٹ کر آیا ہی۔ اور اُسکو قید اسواسطے ہوئی تھی کہ امریکہ میں اُسنے فحش کتب بنا کر وہاں کے جوان مردوں و عورتوں کے خیالات کے بگاڑنے کی کوشش کی تھی اور نیز یہہ بھی فرمایا کہ امریکہ کے اکثر فطرتی اسکو رد کرتے ہیں۔ ۵۔ جس حال کہ بمبئی کے تھیوسافٹ ایسے شخص کو اپنا امام بناتے ہیں تو ہمکو یہہ خیال کرنا پڑتا ہی کہ جیسے گرو ویسے چیلے +

اُمید ہی کہ ہمارے تعلیم یافتہ جوان جو کہ خوشی سے اخبار تھیوسافٹ کی کفر امیز باتوں کو پڑھتے ہیں اسحالت پر غور فرماویں اور دریافت کریں کہ ایسے لوگوں کی کوشش سے ہمارے ہندوستان کو کیا فایدہ ہو سکتا ہی سننے میں آیا ہی کہ سوسائٹی ہندوستان کے جوانوں کو ولایتی منکروں و ملحدوں کی تصانیف کے پڑھنے کی ترغیب دیتی ہی۔ اس امر سے ظاہر ہی کہ یہہ لوگ ہند کی ترقی کے لئے خواہش مند نہیں ہیں +

ـــــ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان کے داخلہ میں چند لڑکیاں بھی شامل تھیں۔ اور دیرہ دون کے عیسائی لڑکیوں کے اسکول سے ایک لڑکی پاس ہوئی۔ کانپور کی عیسائی لڑکیوں کے اسکول سے ایک اور الہ آباد کے عیسائی لڑکیوں کے اسکول سے ۲۔ اور کلکتہ کے عیسائی لڑکیوں کے اسکول سے ۴۔ لڑکیاں پاس ہوئیں۔ اس نتیجہ کو دیکھکر ہم نہایت خوشی سے کہہ سکتے ہیں کہ سال بسال دیسی مجموں میں تعلیم نسوان کی ترقی ہوتی جاتی ہی۔ اور اب وہ زمانہ آ گیا ہی کہ ہمارے ملک کی عورتیں ویسی ہی بالیاقت ہونگی جیسا کہ اہل یورپ و اہل امریکہ کی عورتیں ہیں۔ اور اُمید کامل ہی کہ وہ اشخاص جو عورتوں کی حصول لیاقت کے غیر مقر ہیں ان مثالوں کو دیکھکر قایل ہونگے کہ عورتیں مردوں کی طرح لیاقت حاصل کر سکتی ہیں +

ـــــ صاحب اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتے ہیں کہ اگرچہ شاہ برہما تھیبا کے زندہ ہو جانیکا دعوی برابر کیا جاتا ہی مگر گمان غالب ہی کہ وہ مر گیا ہی۔ افواہ ہی کہ شمالی برہما دشدالی کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہی۔ اور اسلئے چاہئے کہ گورنمنٹ ہند خوب نگران رہے +

جنرل رابرٹس صاحب مقام تھیٹ سے آنکر مقام رنگو میں داخل ہوئے ہیں۔ دس روز کا سفر ۹ روز میں ختم کیا۔ ۳۰ جنوری کو رنگون کیطرف روانہ ہوئے۔ یقین ہی کہ اگر برہما سے تکرار ہو جاوے تو کمانڈر انچیف صاحب تو جنگ کے لئے تیار ہیں +

ـــــ گوپال گنج کے یو مجلس مشن کی رپوٹ ۱۸۸۰ سے ظاہر ہی کہ پادری بوس صاحب کی محنتوں کا اجرا اقبالمندی کی صورت میں ظاہر ہوتا جاتا ہی +

۵ بالغ اور ۱۰ نابالغ نے اصطباغ پایا ہی۔ اُنھیں سے دو آدمی اُنجی ذات کے تھے جنہوں نے بہت کچھ مسیح کے لئے چھوڑا اور مشن کی ترقی میں معاون ہوئے۔ اُنھیں سے ایک مشن اسکول کا جس میں ۵۰ طالب علم ہیں مہتمم ہوا۔ دوسرا شخص ایک اور گانوں میں اپنا اسکول رکھتا ہی۔ گوپال گنج کی مسیحی جماعت میں ۷۶ آدمی ہیں جنمیں سے ۳۰ آدمی کلیسیا کے شریک ہیں۔ اسجگہہ ۴ دیسی اسکول بھی ہیں جنمیں ۱۴۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ اور گانوں کے لوگ پادری صاحب کی منت کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک مناد بھیجو۔ اور بہت اطراف میں ترقی کے موقع نظر آتے ہیں۔ علاوہ پادری کی امداد کی جو کلکتہ کے ایک دیسی سوداگر نے دی ہی ۲۲۲۶ روپیہ جمع ہوئے ہیں +

ـــــ الہ آباد میں جو کہ میلہ گنگا کے اشنان کا ہوا تھا اور چونکہ یہہ میلہ آخری میلہ تھا جب عقاید اہل ہنود گنگا جی میں وہ برکت جو پہلے تھی اب نہ رہیگی اس لئے میلہ مذکور میں کہتے ہیں کہ دس لاکھ آدمی سے زیادہ آئے تھے۔ اب سُنا جاتا ہی کہ بسبب اژدہام کے باعث وہاں پر ہیضہ پھوٹ نکلا اور راستہ میں ہزاروں آدمی ہیضہ سے مر رہے ہیں جسحال کہ ہیضہ کا نتیجہ ان میلوں میں ہوتا ہی تو مناسب ہی کہ سرکار ایسا انتظام کرے کہ اس قدر لوگ ایکدم سے جمع نہ ہونے پاویں۔ کہ بجائے فایدہ کے



بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

پانچواں باب

اِس امر کے بیان میں کہ مسیح نے اپنے حق میں کیا کہا

جتنا زیادہ ہم آگے بڑھتے ہیں اُتنا ہی زیادہ اُس دعوے سے جو یہہ عجیب شخص اپنے حق میں کرتا تھا متعجب ہوتے ہیں اور اُتنا ہی زیادہ اِس یقین کی طرف میلان کرتے ہیں کہ اُسکی باتیں انسان کی باتیں نہیں مگر خدا کی تھیں۔ اُس نے لوگوں کو اپنے آیندہ عہدہ اور کام کی طرف رجوع کرایا۔ اور اپنے تئیں زندگی و موت کا خداوند آشکار کیا۔ اُسکے قادر مطلق کلام سے زمین کے کل مُردے اُٹھینگے۔ سب جو قبروں میں ہیں اُسکی آواز سُنینگے اور نکلینگے۔ دیکھو یوحنا کا ۵ باب ۲۸ آیت۔ وہ اُن سب کا قاضی اور حاکم ہوگا اور وے سب اُسکے تخت کے سامھنے کھڑے ہونگے اور اُسکے صادق فتوے سے بہشت کی ابدی خوشی یا دوزخ کے لاانتہا عذاب میں ڈالے جائینگے دیکھو متی ۲۵ باب ۳۱ و ۴۶ آیات۔ عیسیٰ کا قول ہے کہ باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُسنے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے دیکھو۔ یوحنا ۵ باب ۲۲ آیت۔ وہ تمام آدم زاد کو سنجیدہ نصیحت کی آواز سے فرماتا ہے پس جاگتے رہو کہ تم ابن آدم کے سامھنے کھڑے ہونے کے لائق ٹھہرو۔ دیکھو لوقا ۲۱ باب ۳۶ آیت۔ کیا یہہ باتیں فانی آدمی یا کسی مخلوق کی ہیں +

پھر اُسکے جی اُٹھنے کے بعد اُسے دیکھو جب اُسنے اپنے برگزیدوں کو بھیجا تاکہ دنیا کی تمام قوموں کے درمیان اُسکی بادشاہت کی بنیاد ڈالیں۔ اُس سند پر غور کیجئے کہ سب قوموں کے درمیان انجیل کی منادی کرتا تھا اور اُن کی نسبت جو ایمان لا دین شامل ہونے کے لئے ایسی ایک سنجیدہ رسم مقرر کی گئی جس رسم کے وسیلے سے اُنکو مسیح کی مخفی بادشاہت کے اِس دنیا میں ممبر اور آسمان کی بادشاہت کے ظاہری وارث ٹھہرائے جانا تھا۔ عیسیٰ نے فرمایا کہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے اُن کو بپتسمہ دو دیکھو متی ۲۸ باب ۱۹ آیت۔ اِس آیت میں عیسیٰ اپنے نام کو باپ اور روح القدس کے ناموں کے مساوی ٹھہراتا ہے۔ اِس کلام سے صاف اشارہ اِس امر کیطرف ہے کہ جس شخص نے بپتسمہ پالیا ہے وہ درحقیقت وہ شخص مسیح کا ویسا ہی جیسا کہ باپ اور روح القدس کا مطیع ہو جاتا ہے اور اسلئے اُس شخص پر اِن تینوں مقدس اقنوموں میں سے ہر ایک اقنوم کی یکساں عبادت کرنی فرض ہوتی ہے۔ اے نیک ناظرین کیا تمہیں اِس نتیجہ کی بابت کچھ شبہ ہے۔ پس واسطے دفع شبہ کے ایک اور بیان سُنئے جس میں عبادت کے اُس درجے کی نسبت جسکا وہ دعویٰ کرتا ہے شبہ کی کچھ گنجایش نہیں ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ سب بیٹے کی عزت کریں جسطرح سے کہ باپ کی عزت کرتے ہیں جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا باپ کی جنے اُسے بھیجا ہے عزت نہیں کرتا۔ یوحنا ۵ باب ۲۳ آیت +

پھر وہ پچھلی باتیں سُنئے جو اُسنے فرمائیں۔ جب وہ اپنے رسولوں کو جانے اور اپنی بادشاہت کے مشتہر کرنے کا حکم دے چکا تو اُس نے فرمایا کہ دیکھو میں دنیا کے آخر ہونے تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں متی ۲۸ باب ۲۰ آیت۔ اگر یہہ سنجیدہ وعدہ اُسکے حاضر و ناظر ہونے پر دلالت نہیں کرتا تو اُسکے اور کیا معنے ہیں۔ لفظ تمہارے صرف رسولوں ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے کیونکہ اُنکا جیتا رہنا دنیا کے آخر تک نہ تھا۔ پس یہہ لفظ ہر ایک ملک کے عیسائیوں پر جو ہر ایک زمانہ میں دنیا کے آخر ہونے تک ہونگے اشارہ کرتا ہے۔ اور باوجودیکہ وہ انسان عیسیٰ مسیح اُنکو چھوڑنے اور اُنکے سامھنے آسمانی جلال میں چڑھنے کو تیار تھا تو بھی وعدہ کیا کہ میں دنیا کے آخر تک اُنکے ساتھ حاضر و ناظر رہونگا +

ہمارے ناظرین دیکھینگے کہ یہہ وعدہ مسیح کی بادشاہت کے قیام کیلئے کیسا ایک پیشین گوئی ہے کیونکہ یہہ بادشاہت دنیا کے آخر تک رہیگی۔ اگر یہہ وعدہ مسیح کے حاضر و ناظر ہونے پر دلالت کرتا ہے تو اُسکی غیب دانی بھی اُس سے پائی جاتی ہے۔ اُسنے ایمانداروں کی بابت صاف صاف کہا کہ کلیسیا دنیا کے آخر ہونے تک قایم رہیگی۔ مگر جبکہ انسان بتلا نہیں سکتا کہ دوسرے دن کیا ظہور میں آئیگا تو صدیوں کا حال کیا بتلا سکیگا۔ صاف ظاہر ہے کہ مسیح کی بادشاہت کا قیام اور مداومت کوئی انسان دوراندیشی سے ہرگز نہیں بتلا سکتا۔ کیونکہ اِس بادشاہت کی خاصیت دنیا کی اور سب بادشاہتوں سے مختلف تھی۔ کیونکہ یہہ بادشاہت ایسے اصول پر منحصر تھی جو انسان کے طبعی مذاق سے نہ صرف بعید بلکہ مطلق برخلاف تھے۔ انسان کی نظر میں اُسکے قیام کی ہزار میں سے ایک صورت بھی نہ تھی کیا کوئی انسان اُس قیام کو پیش بینی سے دیکھ سکتا یا اگر اُس سے پیش بینی کے راہ سے نہ دیکھے تو کیا اُسکی بابت پیشین گوئی کرنے کی جرأت رکھہ سکتا ہے پر عیسیٰ نہ صرف ایک ہی آیت میں بلکہ بہت آیات میں اپنی بادشاہت کے پھیلنے اور قایم رہنے کی بابت بیدھڑک ہو کر پیشین گوئی کرتا ہے اور ایمانداروں کے وقوع میں آنے سے وہ پیشین گوئی راست ٹھہری اُسکی بادشاہت ابتک قایم اور ترقی پذیر ہے۔ بہت سے علما و فضلا کے نزدیک یہہ امر کہ مسیح کی بادشاہت موجود اور قایم رہی ہے ایک قوی دلیل ہے ایمانداروں کی کہ اُسکا بانی فوق الانسان رتبہ رکھتا تھا۔ ایمانداروں کے حق میں نپولین بوناپارٹ* کی مفصل شہادت کو پیش کرنا مناسب معلوم دیتا ہے جب وہ بہادر جزیرہ سینٹ ہلینا میں اسیر ہوا تب اُسکو اُن باتوں پر غور و تامل کرنیکا موقع ملا جنپر اُسنے اقبال مندی کے دنوں میں کچھہ غور نہ کیا تھا۔ ایک دفعہ اُسنے اپنے رفیقوں سے یہہ سوال کیا کہ عیسیٰ مسیح کون تھا۔ جب کسی نے کچھہ جواب نہ دیا تب کہنے لگا خیر میں تمہیں بتلاونگا۔ سکندر و قیصرو

* یہہ شخص ملک فرانس کا اولوالعزم بادشاہ تھا جس نے یورپ کے بہت سے ملکوں کو تہہ و بالا کر ڈالا تھا لیکن آخرکار کل شاہان یورپ کے حملوں سے مغلوب ہو کر جزیرہ سینٹ ہلینا میں قید ہوا + از مترجم

چارلیمانگ اور خود میں نے بڑی بادشاہتیں قایم کیں لیکن ان کی بنیاد کس پہ پیدا شیں ہوئے زور اور جبر کے اور کسی چیز پر منحصر نہ تھیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ نے اپنی بادشاہت محبت پر قایم کی اور آج تک کروڑوں اُسکے لئے مرنیکو تیار ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں انسان کی طبیعت کو خوب پہچانتا ہوں اور میں تم سے بتلاتا ہوں کہ یہہ سب آدمی تھے اور میں بھی ایک آدمی ہوں مگر کوئی دوسرا مسیح کے موافق نہیں ہے عیسیٰ مسیح فوق الانسان تھا میں نے لوگوں کو ایسا سرگرم جاں نثاری کر دیا ہے کہ وہ میری خاطر اپنی جان دیدے لیکن اس بات کے لئے ضرور تھا کہ میں خود اپنے چہرہ و کلام اور آواز سے جنگی تاثیر مثل بجلی کے تھی انکی نظر میں موجود رہتا۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا اور اُنسے کلام کیا تو جان نثاری کا شعلہ اُن کے دلوں میں مشتعل ہوا لیکن حضرت عیسیٰ بنی انسان کے دل کو اُس نادیدہ کی طرف اسطرح برانگیختہ کرنے میں کامیاب ہوا ہے کہ وہ وقت اور فاصلہ کی حدود کو بھول جاتا ہے۔ اٹھارہ سو برس کے عرصہ سے عیسیٰ مسیح ایک دعوت کر رہا ہے جسکا پورا کرنا اور سب باتوں سے زیادہ مشکل ہے وہ اُس چیز کی درخواست کرتا ہے جسکو فیلسوف اپنے دوستوں سے اور باپ اپنے بیٹوں سے جورو اپنے خاوند سے اور بھائی اپنے بھائی سے اکثر لاحاصل طلب کر رہے ہیں۔ وہ انسان کا دل مانگتا ہے۔ اُسے بالکل اپنے لئے رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اُسے بلا شرط مانگتا ہے اور فوراً اُسکی درخواست پوری ہوتی ہے۔ واہ واہ بلا لحاظ وقت اور موسم کے انسان کی روح مع تمام اپنی قوائے کے مسیح کی بادشاہت سے ملحق ہو جاتی ہے۔ سب جو صداقت سے اُس پر ایمان لاتے ہیں اُس عجیب و آسمانی محبت کو اپنے میں دیکھتے ہیں۔ یہہ عجوبہ لابیان ہے اور انسان کے قوائے عقلی سے بالکل باہر ہے۔ وقت جو بڑا غارتگر ہے وہ بھی اِس پاک شعلے کے بجھانے میں مجبور ہے اور نہ اُسکی طاقت کو کم کر سکتا نہ اُسکے جوش کی حد باندھ سکتا ہے۔

یہی ہے جس سے میں نہایت ہی حیران ہوں اور میں نے بار بار اسکا خیال کیا ہے۔ یہی ہے جو مجھ کو مسیح کی الوہیت کا بالکل قایل کرتا ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ مباحثہ و شہادت کسقدر ضروری ہے

ہندوؤنکے متقدمین نے جب دنیا کے حسن و قبح پر لحاظ کر کے اُسکے بانی مبانی کی تلاش میں بحث کرنا شروع کیا اور اُنکے ابحاث کے نتیجہ میں کوئی شے ماسوا دنیا نظر نہ آئی تو اُنہوں نے اربعہ عناصر یعنی آگ پانی مٹی اور ہوا کی پرستش شروع کی یہہ سمجھکے کہ یہی چیزیں دنیا کا مادہ اور اُسکی پرورش اور غارت کا باعث ہیں اور چونکہ انسان پیدایش سے ہی دینی بندہ ہے اور اُسکے سرشت میں پرستش کا شوق ازل سے قایم تو انہیں اشیا کی پوجا اُن کے دلوں میں جم گئی اور مصداق اُسکا بیداہل ہنود کی متبرک کتاب ہے جو انہیں بتوں کی حمد اور تعریف سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن یہہ یقین کچھ بہت دنوں تک قایم نہ رہا یہانتک کہ دیناتری اور شنکر اچارج نے یہہ حال معلوم کیا تو اِس قسم کے دلایل سے لوگوں کو تعلیم دینا شروع کیا کہ خدا دنیا سے الگ نہیں اور اگر الگ مانا جاوے تو ایک جزو ہوگا اور جزو کل کے برابر نہیں ہوتا پس ساری دنیا من حیث المجموع خدا ہے یا یوں کہو کہ وہی دہی ہے اور دوسرا کہیں نہیں اور وہی دنیا کی صورت میں ظہور پکڑ کر ہر گھٹ ہوا ہے اور یہاں سے ہی یہہ باتیں زبان زد ہو گئی تھیں کہ دنیا خدا ہے تم بھی خدا ہو اور میں بھی خدا ہوں۔ پھر جب گوتم نے جو بودھ مذہبیوں کا بانی ہے اِس مسیلہ کی تردید میں بحث کی تو یہہ کہا کہ اگر خدا جو ست چت انند روپ مانا گیا ہے جگت میں آپ ہی ہر گھٹ ہوا ہے تو دنیا میں اسقدر دکھ اور پاپ کیوں نظر آ رہا ہے۔ یہہ امر دو حالتوں سے خالی نہیں یعنی یا تو اُس پر ہم میں سکت ہی نہ تھی کہ دکھ اور پاپ کو اپنے سے الگ رکھ سکے اور یا سارے کھونکا آپ بانی کار ہے اور دکھ سہکے راضی ہوا ہے سو یہہ دونو امر اُسکی شان سے جو ست چت انند روپ ہے برخلاف ہیں۔

شنکر اچارج نے اُنکے جواب میں بہت بحث کی اور مختلف دلایل سے ثابت کرنیکا قصد کیا کہ اُس ست چت انند کے ساتھ ایک چیز مایا بھی ہے اور یہہ دکھ درد اور پاپ سب اُس مایا کے ہونے سے پرایت ہوتے ہیں۔

غرض جس مسئلہ کو بدانت حل نہیں کر سکا اُسکو دین عیسوی نے یوں منکشف کر دکھایا کہ خدا آپ ہی دنیا کا مادہ نہیں ہے بلکہ اُسنے اپنی قدرت سے یہہ سب کچھ پیدا کیا۔ اُسنے آدم کو ابتداء میں کھرا یعنے پاک و صاف بلکہ اپنی اخلاقی صورت پر بنایا مگر آدم نے گناہ یعنی اُسکی نافرمانی کر کے اپنی اصلی حیثیت کو بدل ڈالا اور اُسکے عوض میں انواع و اقسام کے دکھ درد اور تکالیف کا مورد بنا سو دنیا میں یہہ دکھ درد اُسی نافرمانی کا نتیجہ ہیں اور جسکا اُنکا اتنا ہے جتناکہ اُسی کی فرمانبرداری اُسمیں باقی ہے۔

گناہ جو سراسر خدا کی مرضی کا خلاف ہے بہرصورت واجب السزا ہے اور عدل کا مقتضا یہہ ہے کہ خدا گنہگاروں کو بے سزا نہ چھوڑے لیکن خدا کی ذات میں عدل کے سوا رحم بھی ہے پس گنہگاروں کو بخشدینا اُسکے رحم کا تقاضا ہے اور ساتھ ہی عدل کا پورا ہونا بھی ضرور ہے۔ غرض ساری بائبل اسی ایک مسئلہ کے حل کے دلایل ہیں اور یہودیوں کی تواریخ بھی اسی مسئلہ کی صفائی کیواسطے لکھی گئی کہ خدا عادل ہو کر بھی گنہگاروں کو بخش دیگا اور حواریوں کے مکتوب بھی اسی مسئلہ کے ثبوت کے دلایل سے بھرے ہوئے ہیں اور یہہ ایسی بحث نہیں کہ اِس سے کسی قسم کا تکرار برپا ہو اور سننے اور سنانیوالے کے درمیان شکر رنجی کا باعث ہو نہیں۔ بلکہ اِس سے دونوں کو فایدہ پہونچتا ہے گناہ سے طبیعت نفرت کھاتی ہے اور فرمانبرداری کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

اگر اگلے زمانے کے کٹیکیوں کیطرح زمانہ حال کے متلاشی بھی دو فریق سمجھے جاتے ایک اندرونی اور ایک بیرونی تو اندرونی متلاشیوں کے سمجھانیکے لئے کسی مباحثہ اور دلیل کی حاجت نہ پڑتی کیونکہ وہ بائبل کو خدا کا کلام اور اُسکا الہامی ہونا جانتے





اور نبیوں کی نبوت کو صحیح سمجھتے اور اُن کے معجزات اور پیشین خبروں کو ایمانداروں کی طرح ہو بہو مانتے۔ پھر اُنکے سکھلانے کے لئے صرف اتنا کہدینا کہ یہہ کلام الٰہی ہے بس ہوتا کیونکہ وہ اپنے ایمان کی تقویت اور درستی اعمال کے لئے محض حق مسایل کے متلاشی ہوتے اور کسی قسم کی بحث و تکرار کی حاجت نہ رکھتے چنانچہ ہمارے کیٹی کزم وغیرہ کتابیں ایسی ہی متلاشیوں کی ہدایت کے لئے مرتب ہوئی ہیں +

لیکن جو بیرونی کتھیکیومن مثلاً ہندو مسلمان وغیرہ جو ہمیں بازاروں میں ملتے یا ہمارے گھروں میں آکر مذہبی قیل و قال کرتے ہیں تو اُنکا سمجھانا بلا بحث اور دلایل کے ممکن نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہر ایک مسئلہ پر معترض ہوتے ہیں اور طرح طرح کے شکوک اور اعتراض پیش کرتے ہیں یہانتک کہ کبھی خدا کی ہستی کے ہی منکر بنجاتے ہیں۔ مقدس بائبل کو افسانہ بتلاتے ہیں نبیوں کو عام ملزموں کے مشابہ ٹھہراتے ہیں کلام الٰہی میں انواع و اقسام کی تحریف اور تبدلات پیدا کرتے ہیں اور ادق مسایل پر جو ہمارے فہم سے بعید ہیں بحث کرنے کو مستعد ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کے سامنے خود کلام مقدس پیش کرکے دعوت ایمان کرنا گویا جواب میں یہہ سُننا ہے کہ اگر ہمکو بائبل کا ماننا بلا بحث اور دلیل ضروری ہوتا تو پھر بید پران اور قرآن وغیرہ کے ماننے میں کونسا امر مانع ہے ہمکو کسی لکھی ہوئی کتاب پر جسمیں انسانی دست اندازی اور کمی بیشی کا احتمال ہو یونہیں بلا دلیل اور شہادت ایمان لانا منظور نہیں ہے اے بسا ابلیس آدم صورت است + پس بہر دستے نباید داد دست + پس ایسے لوگوں کے ساتھ منطقی بحث و حجت مرتجہ سے تقریر کرنا خود ہر بار اسیقدر جسقدر کہ ہمارے تہذیب اخلاق اور دنیوی بہبود کے سنوارنے کے لئے بلحاظ عاقبت اندیشی ضروری سمجھا جاوے اور جو ایماندار وں کے دل میں تسلی و تشفی پیدا کرنے کے لئے کافی ہو ورنہ اسقدر کہ کہیں اُنکو قرار ہی نہ دے اور بے ایمانوں کی طرح اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرے +

یورپ کی حالت

یورپ کی موجودہ حالت اہل الرائے کو نہایت خوفناک معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو خبریں اور تار برقیں آجکل آرہی ہیں اُن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عام سلاطین یورپ کے درمیان نااتفاقی پھوٹ نکلی۔ یہہ وہی سلاطین یورپ ہیں جو معاملہ ڈلسگنو۔ معاملہ یونان میں متفق رہے اور اسی اتفاق کی بدولت یورپ میں کوئی انقلاب پیدا نہ ہوا اور معاملات ترکی بگڑتے بگڑتے سنبھل گئے۔ اب بہت دن نہیں گذرنے پائے کہ انہیں سلاطین کے درمیان ہمکو نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں +

آجکل تار خبروں سے یہی پایا جاتا ہے کہ یورپ میں ایک بہت بڑی آتش جنگ و جدال کے مشتعل ہونے کے لئے ایندھن فراہم ہورہا ہے۔ اگر درحقیقت سلاطین یورپ میں دلی اتحاد ہے تو جرمن۔ آسٹریا روس کے نفاق کے کیا معنے ہیں اور پھر فرانس اور انگلستان کے نفاق کی خبریں کیسی ہیں۔ فرانس نے اگرچہ ٹیونس پر قبضہ کرلیا ہے لیکن شمالی افریقہ کی تمام اقوام میں ابسر گروہی علی ابن خلیفہ ایک قسم کا اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ فرانس اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی جنگ کوئی پولٹیکل جنگ نہیں بلکہ مذہبی جنگ ہے۔ اب گرد و نواح ٹیونس سے گذر کر یہہ طوفان ٹرپولی اور مراکو تک پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ ۲۰ جنوری کی تار برقی سے جو ٹیونس سے آئی معلوم ہوا کہ فرانس کے تین پادری ٹرپولی مقام گھاڈیمز میں قتل کئے گئے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اب حضرت مذہبی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگرچہ ابھی تک ثابت نہیں ہوا کہ ان پادریوں کو کن لوگوں نے قتل کیا لیکن صورت حال سے ظاہر ہے کہ مذہبی تعصب اُن کے قتل کئے جانیکا باعث ہوا۔ فرانس نے اگرچہ سابق میں ٹرپولی کیجانب سے بڑھنے اور لشکر سلطان روم کے اس پاس جانے سے انکار کیا ہے اور فرانس اب بھی یہی کہہ رہا ہے کہ ہمکو ترکوں سے کوئی سروکار نہیں لیکن خود معاملات ہی ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ فرانس کا اگر درحقیقت ٹرپولی کی جانب بڑھنے کا ارادہ نہیں تو اب یہہ ارادہ پختہ و مصمم ہو جائیگا +

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اگر فرانس اور ترکی میں جنگ چھڑ گئی تو پھر یورپ کے امن و امان کا خدا ہی حافظ ہے۔ گو فرانس اپنی فتحمندی کے نشے میں سرشار ہے اور اُسکو اپنی مالی و جنگی طاقت پر بہت بڑا بھروسہ ہے اور گو شمالی افریقہ کے باشندے فرانس کے نزدیک وحشی اور غیر مہذب اور فنون حرب و ضرب سے مطلق ناواقف ہیں اور گو ترکوں کی سلطنت دیوالیہ ہے لیکن یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے زیادہ فرانس ہی کو دقتیں پڑینگی۔ فرانس یہہ خیال نہ کرے کہ میں بہت طاقتور اور مالدار ہوں۔ کیونکہ جرمن سے وہ ہار چکا ہے۔ اور اسیطرح معاملات شمالی افریقہ کی وجہ سے اٹلی۔ مراکو۔ ہسپانیہ بھی فرانس کے دوست نہیں ہیں اور سلطان اپنے آپکو کمزور دیکھکر جرمن سے اتحاد چاہتا ہے یہہ امر فرانس کے حق میں سخت مضر ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ پرنس بسمارک بھی بلا کا شخص ہے۔ تمام یورپ میں یہی ایک شخص بڑا چالاک ہے جب سابق میں فرانس نے ٹیونس پر فوج کشی کرنے کی چھیڑ چھاڑ کری تھی اور یہہ بہانہ کیا تھا کہ الجیریا کی سرحد معرض خطر میں ہے تو پرنس بسمارک نے ہاں میں ہاں ملائی تھی اور فرانس کو شہہ دی تھی کہ سولی پر چڑھ جاؤ سولی بھی کریگا۔ اور پھر متواتر اپنی تقریروں میں پرنس بسمارک نے یہی بیان کیا کہ ہمکو فتوحات فرانس سے مطلق واسطہ نہیں ہے۔ فرانس کو اختیار ہے جو چاہے کرے پرنس بسمارک کو معلوم ہوا کہ فرانس جس چشمہ کا سوتہ کھول رہا ہے وہ عنقریب ایک طوفان ہو جائیگا چنانچہ وہی ہوا یعنی جب فرانس کو شمالی افریقہ میں دشواریاں پیش آئیں اور سلطان فرانس کی مخالفت پر آمادہ ہو گیا تو اب پرنس بسمارک نے سلطان سے سازش کی +

غالباً فرانس کو انگلستان کی حمایت کا بڑا بھروسہ ہے لیکن ہمکو خوف ہے کہ ایسا نہو کہ فرانس کی وجہ سے ترکی اور انگلستان

کے مابین نفاق پیدا ہو جاوے۔ اور ضرور ایسا ہونیوالا ہے اور یہہ نفاق بیشک معاملہ مصر کی بدولت واقع ہوگا چنانچہ انگلستان اور فرانس نے متفق ہوکر جو مراسلہ خدیو مصر کے نام روانہ کیا تھا جسمیں درصورت بے امنی کے معاملات مصر میں مداخلت کرنیکا اظہار تھا ۱۲ جنوری کی تاربرقی سے معلوم ہوا کہ سلطان کو ایسا مراسلہ نہایت ناگوار گذرا۔ اُنہوں نے وہ مراسلہ اپنے سفیروں کے پاس بھیجدیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ مصر پر سلطان کے جو کچھ حقوق ہیں وہ ایسے فرمانوں کے ذریعہ سے تسلیم کئے گئے ہیں جنپر دول خارجیہ کو مداخلت کرنے کا استحقاق نہیں اور سلطان نے مذکورہ بالا مراسلہ کی نسبت جواب طلب کیا ہے +

اب ہر ایک اہل رائے سمجھ سکتا ہے کہ چونکہ انگلستان نے معاملہ مصر میں فرانس کا ساتھ دیا اور اُسکے ساتھ متفق ہوکر ایسا مراسلہ بھیجا لہذا انگلستان کی جانب سے سلطان تیور بدل گئے۔ گو معاملہ ٹیونس میں انگلستان نے اپنی صلح کل پالسی یا کسی دوسری وجہ سے سکوت اختیار رکہا لیکن شمالی افریقہ کے مسلمانوں نے بلکہ ترکوں نے انگلستان کی خاموشی کو نیم رضامندی پر محمول کیا۔ کیونکہ کچھ تو سلطان معاملات شمالی افریقہ میں انگلستان سے مشکوک ہوگیا اور جب انگلستان نے فرانس کے ساتھ متحد ہوکر معاملات مصر میں کارروائی کرنا چاہا تو انگلستان کی حکمت کا ترکوں کے نزدیک اور بھی ثبوت ہوگیا۔ ترکوں نے خیال کیا کہ انگلستان اور فرانس دونوں نے ملک شمالی افریقہ کے حصے بخرے لگانے کا منصوبہ باندھ لیا ہے کہ ٹیونس سے زیادہ تر فایدہ فرانس کو حاصل ہوا اور مصر سے انگلستان کو ترک غالباً سمجھے کہ گو دونوں سلطنتوں کے مابین بظاہر کیسا ہی اتفاق اور اتحاد ہو جاوے لیکن ملک گیری میں نفاق کا پیدا ہو جانا سلاطین کا ایک طبعی خاصہ ہے +

ہم سمجھتے ہیں کہ گو اِس قسم کے خیالات انگلستان کے نزدیک کیسے ہی غیر وقر ہوں لیکن یورپ کی موجودہ حالت پر نظر کرکے مراسلہ مذکورۂ بالا کا خدیو کے نام بھیجنا مصلحت کے خلاف ہوا۔ انگلستان کو ایسے وقت میں سکوت اختیار کرنا چاہئے تھا جسطرح انگلستان معاملہ ٹیونس میں خاموش رہا اسیطرح اُسکو لازم تھا کہ معاملہ مصر میں بھی فی الحال خاموش رہتا اور اُس نتیجہ کا منتظر ہوتا جو فرانس کے عنقریب شمالی افریقہ پر فوج کشی کرنے سے حاصل ہونیوالا ہے +

ہم اِس مراسلہ کو ایسا ہی خیال کرتے ہیں کہ جو آگ شمالی افریقہ میں مشتعل ہو رہی ہے اُسپر تیل چھوڑ گیا ہے جس سے بہت جلد سلاطین یورپ کے درمیان بھارے شعلے اُٹھینگے +

بقیہ وصیت نامہ محمد صاحب

مشکوات میں یوں لکھا ہے۔ اکتب هذا ما قاضی علیه محمد رسول فقال سهیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ قال فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی (فصل) ثم قال لعلی بن ابی طالب امح رسول اللہ قال لا واللہ لا امحاک ابدا فاخذ رسول صلی اللہ علیه وسلم لیس یحسن یکتب فکتب هذا ما قاضی علیه محمد بن عبد اللہ۔ یعنے جب لکھا گیا هذا ما قاضی علیه محمد رسول اللہ پس کہا سہیل نے قسم خدا کی اگر ہم جانتے تمکو رسول خدا کا نہ روکتے تمکو اِس گھر سے اور نہ ارادہ کرتے لڑائی کا۔ لیکن لکھو محمد بن عبد اللہ جب یہہ کہا گیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی میں رسول خدا کا ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے ہو پس کہا حضرت نے علی بن ابی طالب کو مٹا (لفظ) رسول اللہ کا علی نے کہا قسم خدا کی میں نہیں مٹاونگا تجھکو (یعنے آپکے رسول ہونیکو) پس لے لیا (کاغذ) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے نہیں لکھا تھا اور لکھا هذا ما قاضی علیه محمد بن عبد اللہ الخ

اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لکھنا پڑھنا جانتے تھے تب ہی لفظ رسول اللہ کا اپنے ہاتھ سے مٹا کر جسکو علی نے مٹانے کا انکار کیا تھا اپنے ہاتھ سے یہہ ٹڑا سا جملہ لکھا۔ سوائے ان دلایل کے اُن اجزا قرآن کے پھر جو بعد انتقال حضرت کے حضرت کے گھر سے نکلے صاف حضرت کے علم پر دلالت کرتے ہیں۔ تفسیر اتقان میں مذکور ہے کہ حضرت کے گھر میں سے عُسُب یعنے کھجور کے پتوں اور لِخاف یعنے پتھر کے ٹکڑوں اور رقاع یعنے چمڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں۔ کتاف یعنے شانہ کی ہڈیوں۔ قتب۔ یعنے پرانی ٹلیوں۔ خزاف یعنے ٹھیکریوں اور دیوار کے پتھروں پر لکھا ہوا پایا۔ اِسکے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لکھے پڑھے تھے۔ کیونکہ یہہ کام اُسی شخص کا ہے جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو جب چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے لیٹے جسوقت جو خیال آیا اُسیوقت جو ملا یعنے پتھر۔ پتا۔ ٹھیکری۔ ہڈی۔ چمڑا۔ اُسی پر لکھ دیا۔ جناب ذرا اِسپر غور فرماویں کہ یہہ امر صاف اُنکے علم پر دلالت کرتا ہے۔ اگر آپ یہہ فرماویں ایسا کام شاعر کا ہے وہ جسوقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جو خیال آیا یا کوئی شعر بنایا اُسوقت جو چیز سامنے آئی اُسی پر لکھدیا جناب من شعر کی تعریف تو قوال پر صادق آتی ہے ایسے ایسے سببوں سے جنکے درمیان حضرت یہہ کام کرتے تھے اُنہوں نے شاعر کہا + باقی آئندہ

الراقم ع - ا -

اخبارات تار برقی

کلکتہ - ۲۱ جنوری - آجکل کونسل بنگال میں مسٹر ڈیمبر صاحب نے مسودہ قانون بندوبست بنگال کی ترمیم کے ادخال کے واسطے اجازت حاصل کی۔ کیونکہ ایکٹ نافذہ پر جس سے گورنمنٹ اور زمینداری کی ذمہ داری کی تصریح ہوتی ہے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اب یہہ امر پیش کیا گیا ہے کہ تغیر یا منتقل یا جدید بندوں کی بجا...

کرنے کے اختیارات کلکٹر سے مسترد کئے جاویں جن امور میں اب گورنمنٹ کی منظوری حاصل کرنی لازم ہی گورنمنٹ کے حقوق ذیشتون کی عمدہ طور سے تشریح کی گئی ہی۔ اور نیز مسودہ میں مصارف کی تحقیق کا جو پشتوں کے قایم رکھنے میں لازم ہیں کماحقہ بیان ہی +

مسٹر نیلڈ صاحب نے ایک مسودہ پیش کیا جس میں کلکتہ کارپوریشن کو بجائے یکم جنوری کے یکم اپریل کو سالانہ حساب پیش کرنے کے اختیارات تفویض ہوئے ہیں +

راولپنڈی - ۲۱ جنوری - جنرل مسی صاحب ترقی پاکر ضلع گوالیار کو تبدیل ہوئے ہیں۔ اور برگیڈیر جنرل گورڈن صاحب گوالیار سے پشاور کو جاوینگے۔ کرنیل ہل صاحب متعلقہ فوج گورکھا یہاں کے برگیڈیر مقرر ہوئے ہیں۔ جنرل مسی صاحب کی مفارقت سے یہاں کے لوگ تاسف کر رہے ہیں +

لنڈن - ۲۱ جنوری - بلفاسٹ میں ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا جسمیں السٹر کے ہزار عان کی طرف سے دو ہزار وکلا شریک تھے جسمیں ہر ایک کوٹھی میں ایک ایرلنڈ کمیشن کی تقرری کا رزولیوشن منظور ہوا اور نیز یہہ قرار پایا کہ ایرلنڈ ایکٹ کو وسعت دیجاوے اور ممبروں نے ارادہ کیا کہ لگان کی تخفیف غیر مکتفی ہی +

وائینا - ۲۰ جنوری - باسینا کی حالت مضطرب ہی +

ولیشیا و ہرزیگو نیا اور باسینا میں فساد ترقی پر ہی +

رنگون - ۲۲ جنوری - جنرل اور لیڈی رابرٹس صاحبہ جہرات کو تھی بو میں وارد ہوئے - جہاں سول اور ملٹری افسروں نے انکا استقبال کیا اور یورپین اور دیسی گارڈ آف آنر استادہ تھے حضور ممدوح نے بارگوں اور ہسپتال اور قلعہ کا اُسی روز شام کیوقت ملاحظہ فرمایا اور دوسرے روز صبح کیوقت فوج کی پریڈ کا مشاہدہ فرمایا بعد دوپہر کے حضور ممدوح دریا عبور کرکے یو تونگ کو تشریف لیگئے جہاں سے ٹونگھو کو تشریف لیجاینگے +

کلکتہ - ۲۳ جنوری - مفسدہ نیپال میں شریک ہونیکی علت میں اور ۱۶ اشخاص خفیف تقصیر کے سزایاب ہوئے ہیں اور ۵۵ رہا کئے گئے ہیں اور کوئی قتل نہیں ہوا +

لنڈن - ۲۳ جنوری - سٹینڈرڈ میں ایک تاربرقی آمدہ قسطنطنیہ اس مضمون کی شایع ہوئی ہی کہ عرب کے ضلع یمن میں فساد برپا ہوا ہی جو زائرین واپس آئے ہیں اُنہوں نے حاکم کی مخالفت کی ہی جس سے صبح سے شام تک ہنگامہ ہوتا رہا جس میں دو سو مفسد کام آئے + رومی فوج نے کمک چاہی ہی +

مظلوم یہودیوں کی امداد کیواسطے مینشن ہوس میں جو مجمع ہوا تھا اسکو سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک اخبار سخت مذموم ظاہر کر رہا ہی کہ یہہ روسیوں کی نفرت پر مبنی ہی +

کائیرو - ۲۳ جنوری - مصر میں پولٹیکل معاملات کی حالت ترقی پذیر ہی اور رفعداد قریب الوقوع ہی +

وائینا - ۲۳ جنوری - باسینیا کے مفسدوں کے مجمع بڑھتے جاتے ہیں وہ سب رئفلوں سے مسلح ہیں اور پولیس اُنکے سامھنے سے ہٹ رہا ہی +

لنڈن - ۲۴ جنوری - لرک کے ایک پرائیویٹ میگزین سے چھ ہزار پونڈ و نامیٹ چوری گیا ہی کئی ایک مفسد جو کارک میں گرفتار ہوئے ہیں اُنکی نسبت ۷ سال قید کا حکم ہوا ہی۔ سرکار کیطرف سے جو شہادتیں گذری ہیں اُن سے فنین کی سازشوں کی ترقی ثابت ہوئی ہی +

وائینا - ۲۴ جنوری - پرنس نکولس نے اُن مفسدوں کی حوالگی سے جو اُنکے ملک میں پناہ گزین ہوئے ہیں انکار کیا ہی جسکا باعث مانٹی نیگرو کی شورش ہی +

لنڈن - ۲۵ جنوری - دو سری بٹیلین گرینیڈیر گارڈ کو ایرلینڈ جانیکا حکم ہوا ہی۔ ایرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ نے ڈبلن کارپوریشن کے ڈیپوٹیشن کے جواب میں کہا کہ موجودہ حال میں جن لوگوں کی نسبت اشتباہ ہی انکا رہا ہونا ناممکن ہی +

مسٹر ڈاونی کنسرویٹیو اُمیدوار نارتھ ایڈنگ یارک شائر کے ممبر بجائے ہیلنزلی کے منتخب ہوئے +

بیرس میں بوجہہ پولٹیکل نازک حالت کے بہت لوگوں کا دیوالہ ہو گیا اس سے اکسچینج میں فرق آتا جاتا ہی +

وائینا - ۲۴ جنوری - شاہزادہ نکلس نے اُن مفسدوں کے واپس دینے سے انکار کیا جنہوں نے اُنکی عملداری میں آکر بوجہہ شورش مانٹی نیگرو کے پناہ لی ہی +

برلن ۲۴ جنوری - آج کے جلسہ پارلیمنٹ میں شاہزادہ بسمارک نے شہنشاہی فرمان کی نسبت بہت لوگوں کو اڈریس کیا یہہ فرمان شہنشاہ نے پروشی جلسے کے نام لکھا ہی +

کلکتہ - ۲۶ جنوری - کل رات جلسہ عطائے تمغہ ستارہ ہند بڑی دھوم دھام سے ہوا - بہت سے نامور ہندوستانیوں اور افسران کلکتہ سمیت پندرہ سو سے زیادہ مجمع تھا - سفیر کابل اور وکیل چترال جلسے میں موجود تھے - نواب بہاولپور کو اوّل درجہ کا تمغہ ملا سردار دیوا سنگھ پٹیالہ - سر جیمس ڈبلیو گارڈن - اور سر لیپل گریفن کو درجہ دوم کا تمغہ عطا ہوا اور سردار بخشی گنیڈا سنگھ پٹیالہ اور دیوان رام جس کپور تھلہ اور کرنیل ٹوینڈی - مسٹر ایچ ایم ڈیورنیڈ - محمد افضل خان - مسٹر کارل - مسٹر چارلس گرانٹ کو درجہ سوم کا تمغہ ملا - بعد کو انڈین امپائر تمغے کا جلسہ ہوا اُسمیں مسٹر ایچ - ایل ڈیمپیر - مسٹر جان لیبرٹ - سید عبدالحق پولیس حیدرآباد و مسٹر جان رابرٹس کو تمغہ ملا +

بمبئی ۲۶ جنوری - لنڈن سے ایک خاص تاربرقی آئی معلوم ہوا کہ چونکہ آئندہ بجٹ میں پارلیمین بحث ہوگی اسوجہ سے محصولات پارچہ معاف ہونگے مگر کوئی انکم ٹکس نہ لگایا جائیگا +

اُسی کارسپانڈنٹ کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ نارتھ ایڈنگ فرقہ لبرل کے اُمیدوار نے جسکے مصارف میں ویسرائے نے ایکہزار پونڈ دیے تھے زک پائی +

کلکتہ - ۲۷ جنوری - عرب کے ضلع یمن میں غدر ترقی پکڑ رہا ہی - سلطان روم نے اپنی فوج کو غدر کے انتظام کے واسطے روانہ کیا ہی - جدہ کی طرف بھی فتور پیدا ہونیوالا ہی +



کائیرو - ۳۰ جنوری - رئیسوں کی طرف سے پریسیڈنٹ اجلاس کے پاس سفیر گئے اور یہہ تجویز پیش کی کہ جب بجٹ منظور کیا جائے تو رئیس اور اہل اجلاس کے ممبروں کی تصدیق سے منظور کیا جاوے - باقی امورات فیصل ہوگئے ہیں +

پیرس - ۳۰ جنوری - چیمبر آف ڈپیوٹیز نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہی جس سے تجارت کے فوائد مابین فرانس اور انگلنڈ کے ۳۱ مارچ تک جاری رہینگے - انگلنڈ اور فرانس کی خواہش ہی کہ اور قانون فواید تجارت کیواسطے تیار ہو +

لودیانہ

دو دفعہ بارش ہوئی جس سے سردی کا زور کسیقدر بڑھا ہوا ہی امید ہی کہ بارشوں سے زراعت کو بشرطیکہ دھوپ لگجاوے فایدہ ہوگا +

سابق میں گاڑیاں بقولات وغیرہ کی جو اشیا سبزی فروش فروخت کرنے ہیں شہر میں آیا کرتی تھیں کسی باعث سے انکی آمد بند ہوگئی تھی - اور حکم تھا کہ سبزی فروش باہر سے خرید کر لاویں - اس سے بہت نقصان رعایا و سبزی فروشوں کا ہوتا تھا کیونکہ جو ترکاری فی روپیہ ۱۶ من فروخت ہوتی تھی اسکی مزدوری ایک روپیہ علاوہ قیمت کے دینی پڑتی تھی اور بعض دفعہ عدم دستیابی مزدوران ترکاریاں باہر ہی پڑی خراب ہو جایا کرتی تھیں - اور سبزی بہت گراں فروخت ہوتی تھی - اسپر مسمی کرم بخش وغیرہ نے ایک درخواست بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہفتہ حال میں گذرانی جسپر حکم ہوا کہ بدستور سابق تمام گاڑیاں متعلقہ سبزی فروشان شہر میں جایا کریں - اس حکم سے شہر کے خاص و عام لوگ نہایت ہی خوش ہوئے ہیں کیونکہ اول تو اشیا تازہ اور عمدہ دستیاب ہونگی اور علاوہ اسکے ارزاں بھی بکینگی +

جو چڑیا خانہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے رکھہ سرکاری میں بنوایا ہی اب اُس میں ہر قسم کے چرندے و پرندے و درندے موجود ہیں اور روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہی - سردمان روزمرہ اُس کے دیکھنے کو جاتے ہیں - اب ایک اور مکان جسکی وضع و قطع نہایت ہی عمدہ ہی باہتمام بابو مولراج صاحب اوورسیر تیار کیا گیا ہی - یہہ مکان اگرچہ چھوٹا سا ہی مگر اس وضع کا مکان سوائے کلکتہ کے اور کہیں نہیں ہی - اس چڑیا خانہ سے رکھہ سرکاری میں ہمیشہ میلہ سا لگا رہتا ہی +

خبر ہی کہ آج کل میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بتقریب دورہ جگراؤں کی طرف تشریف لے جانے والے ہیں +

خطوط آمدہ پنجاب سے معلوم ہوا کہ تمام اضلاع میں حسب خواہش بارش ہوگئی ہی +

لیک میموریل انعام

اس انعام کے لئے دوسرا امتحان ۲ - جنوری ۱۸۸۱ کو ہوگا عہد عتیق میں مندرجہ ذیل مضامین میں امتحان لیا جائیگا - کہ حضرت موسیٰ کی موت سے سلیمان کی موت تک اور زبوروں میں دوسرا ۲ چوبیسواں ۲۴ - پینتالیسواں ۴۵ - اکاونواں ۵۱ - بہترواں ۷۲ - ایکسو دسواں ۱۱۰ میں اور نئے عہدنامہ میں اعمال الرسل - اور خطوط بنام رومیوں اور گلاتیوں میں چاہئے کہ امتحان دینے والے یکم نومبر ۱۸۸۰ سے پہلے امرتسر میں پادری ای - ٹی - فنشر صاحب کے پاس اپنا نام بھیجدیں بشرطیکہ اُمیدوار پنجاب کی پیدائش ہو اور ۲۴ سال سے کم عمر کا ہو +

ذات مذہب اور تذکیر و تانیث کا لحاظ نہیں +

امتحان میں کسی مدرسہ علم الٰہی کے طالب علم اور انگریز اور امریکن گورا کے اطفال داخل نہوں گے +

کمیٹی کے پاس درخواست بھیجنے سے امتحان کی اور جگہہ بھی مقرر ہو سکتی ہی انعام ایکسو پچاس ۱۵۰ روپیہ کا ہوگا +

آر تھر ٹی فنشر صاحب سکرٹری کمیٹی یکم فروری ۱۸۸۰

اشتہار

پادری اسکاٹ صاحب امریکن مشن جہلم کو تین اُستاد مطلوب ہیں +

اوّل - ہیڈ ماسٹر معہ اپنی اسناد اور چال چلن و تجربہ جو خوب رکھتا ہو مشاہرہ ۵۰ روپیہ +

دوم - سیکنڈ ماسٹر مشاہرہ ۲۵ روپیہ معہ اسناد کارگذاری پیش کرے +

سوم - فارسی اوّل علم جو ریاضی وغیرہ پاس شدہ پیش کرے مشاہرہ ۲۰ روپیہ مگر شرط یہہ ہی کہ یہہ اُستاد مسیحی بھائی اور دین عیسوی کے غیرت مند ہوئیں بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء

راقم - پادری ٹی - جے اسکاٹ صاحب امریکن مشن جہلم -

انعام! انعام!! انعام!!!

عیسائی بھجنوں کے لئے شرائط ذیل دیئے جاوینگے +

اوّل - بھجن بنانیوالے خواہ مرد ہوں یا عورت عیسائی ہوں +

دوم - بھجن ایسے سلیس پنجابی زبان میں ہوں جسکو گانو کے لوگ بخوبی سمجھہ سکیں +

سوم - بھجن مذکور کسی مشہور پنجابی سُر میں گائے جا سکیں +

چہارم - کوئی بھجن بنانیوالا چھ بھجن سے زیادہ نہ بھیجے اور کسی بھجن میں دس بیت یا شعر سے زیادہ نہوں +

پنجم - تمام بھجن بنانیوالے اپنے اپنے بھجن ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۸۰ کے پیشتر پادری ایف - ایچ - بیرنگ صاحب کے پاس بمقام بٹالہ بھیجدیں +

فہرست انعام

اوّل	دوم	سوم	چہارم
۳۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۵ روپیہ

تنبیہ - کوئی نمونہ واپس کیا جاوے گا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا